تبصرہ کتب

علامہ اقبال اور مسیحی اصطلاحات

مولف: ڈاکٹر نذیر یوسف
ناشر: انسٹی ٹیوٹ آف پولیٹیکل اینڈ سوشل اسٹڈیز، ایف سی کالج - لاہور
صفحات: ۲۰۲

۱۹۷۷ء علامہ اقبال کے صد سالہ جشنِ ولادت کا سال تھا۔ اُس سال شاعرِ مشرق کی شخصیت اور ان کے فکر و فلسفہ کے حوالے سے بیسیوں تقریبات منعقد ہوئیں۔ رسائل و جرائد نے خصوصی اشاعتیں پیش کیں اور اہلِ دانش نے شاعرِ مشرق کی شاعری اور افکار و نظریات کے مختلف پہلوؤں پر اظہارِ خیال کیا۔ صد سالہ جشنِ ولادت کی تقریبات نے مطالعۂ اقبال سے دلچسپی میں اضافہ کیا اور اسی کا نتیجہ تھا کہ ۱۹۷۷ء کے چند برس بعد تک کتب فروشوں کی دکانیں کتبِ اقبالیات سے بھری ہوتی تھیں۔ ستمبر ۱۹۷۸ء میں اِس سلسلے کی ایک کتاب "علامہ اقبال اور مسیحی اصطلاحات" شائع ہوئی جو ایک مسیحی دانش ور ڈاکٹر نذیر یوسف کی کاوش کا نتیجہ تھی۔ کتاب کی تقسیم نہایت محدود رہی اور اقبال شناسوں کی نظر سے عموماً پوشیدہ رہی۔ یہی سبب ہے کہ اقبالیات پر مرتب کی گئی "فہارس" اِس کے ذکر سے خالی ہیں۔[1] مسیحی اشاعت خانہ (لاہور) کی فہرستِ کتب بابت ۱۹۹۰ء سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اُس کے اسٹاک میں اب بھی موجود ہے اور اُن کتابوں میں شامل ہے جو مسلم قارئین کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے لکھی گئی ہیں۔

زیر نظر کتاب کیوں لکھی گئی؟ ڈاکٹر نذیر یوسف کے الفاظ میں

"کتاب کی تصنیف میں راقم الحروف کی غرض و غایت یہ ہے کہ علامہ اقبال نے جو مسیحی اصطلاحات اپنی شاعری میں استعمال کی ہیں، ان کا صحیح مطلب و مفہوم اور تفصیلی تشریح مسیحی اور غیر مسیحی اساتذہ و دیگر دوستوں کی واقفیت اور مدد و رہنمائی کے لیے تحریر کی جائے۔ کیوں کہ علامہ اقبال کے تجربہ اور مشاہدہ میں یہ بات آئی تھی کہ لوگ بسا اوقات الفاظ کے حقیقی معانی کو نظر انداز کر جاتے ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ ان الفاظ کی اصلی زبان کے محاورہ اور مخصوص پس منظر کو کام میں نہیں لاتے۔" (ص ۴۱)

علامہ اقبال ایک ہوش مند مسلم، غلبۂ اسلام کی آرزو رکھنے والے مفکر اور مغربی تعلیم سے آراستہ ہونے کے باوجود مغربیت کے زبردست ناقد تھے۔ اُنھوں نے اپنی تالیفات میں کئی مقامات پر اسلام کا دوسری تہذیبوں اور مذاہب سے مقابلہ اور موازنہ کیا ہے اور اس طرح انھوں نے نہ صرف اسلام بلکہ دوسرے مذاہب بشمول عیسائیت کو موضوعِ مطالعہ بنایا ہے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے بہت سی تلمیحات اُردو شاعری کا حصہ ہیں۔[2] علامہ نے اپنے کلام میں تثلیث، صلیب، کلیسا اور

روح القدس کی اصطلاحات استعمال کی ہیں اور ان کے حوالے سے تلمیحاتی اشارے کیے ہیں۔ اور بلاشبہ یہ اصطلاحات مسیحی علم کلام میں مخصوص مفہوم کی حامل ہیں۔ "تلمیحات اقبال" اور "فرہنگ اقبال" جیسی کتب میں اگرچہ ان مسیحی اصطلاحات پر گفتگو کی گئی ہے تاہم یہ خوش آئند امر ہے کہ ایک مسیحی دانش ور نے ان اصطلاحات کی تفہیم و تشریح کے لیے قلم اٹھایا ہے۔

کتاب کے آغاز میں علامہ اقبال کی تعلیم میں مسیحی اساتذہ کے حصے کا ذکر کیا گیا ہے۔ پھر علامہ کی شاعری کی بعض خصوصیات کی جانب چند اشارے ہیں اور اُن کے تصور اسلام سے بحث کی گئی ہے۔ ان مقدمات کے بعد مسیحی اصطلاحات کی تشریح اور وضاحت ہے۔ یہ امر بالخصوص مؤلف کے پیش نظر رہا ہے کہ مسیحی حوالے سے بات کی جائے تاکہ بے سمجھی اور عدم واقفیت کے تحت ان اصطلاحات کو وہ مفہوم نہ دیا جائے جو مسیحی تعلیمات کے خلاف ہے۔ (ص ۷۷)

تشریح و توضیح میں بعض جگہوں پر مناظرانہ جھلک آ گئی ہے۔ توحید اور تثلیث فی التوحید کی بحث میں لکھا گیا ہے کہ

> "توحید اور تثلیث کی اصطلاحوں کی بنا پر غیر مسیحی دوست اپنے آپ کو موحد اور مسیحیوں کو مشرک قرار دیتے ہیں۔ بعض موٹی عقل سے کہہ دیتے ہیں کہ مسیحی تین خداؤں کو مانتے ہیں اور یہ مفہوم تثلیث کے لفظ سے اخذ کرتے ہیں حالانکہ حقیقی توحید کو ماننے والے مسیحی لوگ ہیں ..." (ص ۴۶)
>
> "کئی غیر مسیحی دوست بغیر تحقیق اور معقول دلائل کے اپنی کور باطنی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ..." (ص ۴۷)

اس مناظرانہ تناظر میں "غیر مسیحی دوستوں کے اعتراض کا جواب" لکھنا ضروری خیال کیا گیا ہے اور آگے بڑھ کر اُن پر اعتراضات بھی وارد کر دیے گئے ہیں۔

علامہ اقبال کا مشہور شعر ہے۔ع

کبھی اے حقیقت منتظر نظر آ لباس مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبین نیاز میں

اسے عنوان بناتے ہوئے تجسیم الہیٰ پر گفتگو کی گئی ہے۔ اسلام تجسم کے تصور کو تسلیم نہیں کرتا۔ علامہ اقبال نے اس شعر میں متجسم خدا کی آرزو کیوں کی ہے؟ اس پر کوئی روشنی نہیں ڈالی گئی تاہم تجسم الہیٰ کی تائید میں مسیحی نقطۂ نظر پورے طور پر پیش کر دیا گیا ہے۔

زیر موضوع "مفکر شاعر" چوں کہ مسلمان ہے اور وہ مسیحی اصطلاحات استعمال کرتا ہے، اس لیے کسی اصطلاح کے فہم میں اختلاف ہو سکتا ہے اور یوں دو مخالف اور متضاد نقطہ ہائے نظر میں تقابل بھی ضروری ہے۔ مگر مخالف یا مختلف رائے کی مناظرانہ تردید زیادہ اچھی نہیں لگتی۔ مؤلف اپنی کتاب کو اس خامی سے نہیں بچا سکے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب دیئے جانے یا نہ دیے جانے کے موضوع پر مسلم نقطۂ نظر کی تردید کی گئی ہے۔ بعض اوقات مؤلف کے اخذ کردہ نتائج یا اُن کی بیان کردہ تعبیر سے اتفاق کرنا مشکل ہے۔ مثال کے طور پر ایک موقع پر کہا گیا ہے کہ

"علامہ اقبال نے اپنی شاعری میں المسیح کی صلیبی موت، آسمانی صعود اور آمد ثانی کا ذکر بڑے احترام اور عقیدت کے ساتھ کیا ہے۔ اگرچہ وہ خود ان تواریخی واقعات کے قائل تھے تو بھی اُن کے پیش نظر وہ لوگ بھی تھے جو ان واقعات کے بارے میں اختلاف رائے کا اظہار کرتے ہیں، لہذا علامہ اقبال مندرجہ ذیل اشعار میں اختلاف رکھنے والوں کو سنجیدگی سے غور کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔

ابنِ مریمؑ مر گیا یا زندۂ جاوید ہے؟
ہیں صفاتِ ذاتِ حق، حق سے جُدا یا عین ذات؟
آنے والے سے مسیحِ ناصری مقصود ہے
یا مجدّد جس میں ہوں فرزندِ مریم کی صفات؟
(ص ۱۰۱-۱۰۲)

علامہ اقبال نے یقیناً اپنے کلام کے ذریعے غور و فکر کا پیغام دیا ہے مگر مذکورہ بالا اشعار میں اُن کا مقصود یہ نہیں کہ ابنِ مریم کی موت یا حیاتِ جاوید، صفاتِ حق کی نوعیت یا مسیح اور مثیلِ مسیح کے مسائل کو موضوعِ بحث بنائے رکھا جائے۔ یہ اشعار "ابلیس کی مجلسِ شوریٰ" سے لیے گئے ہیں جس میں بتایا گیا ہے کہ ابلیس کے مشیر سرمایہ داری اور اشتراکیت سے پریشان ہیں مگر ابلیس نہ تو سرمایہ داری کو اپنے لیے خطرہ خیال کرتا ہے اور نہ اشتراکیت کو، بلکہ اُسے اُس اُمت سے خطرہ ہے۔ ع

جس کی خاکستر میں ہے اب تک شرارِ آرزو

اور اس اُمت میں "اشکِ سحر گاہی" سے وضو کرنے والے خال خال "ظالم" موجود ہیں۔ ابلیس اپنے مشیروں کو مشورہ دیتا ہے کہ اس خدا اندیش مومن کی تاریک رات ختم نہ ہونے پائے اور اس کے لیے ابنِ مریم کی موت یا حیاتِ جاوید، مثیلِ مسیح اور مسیح ناصری جیسے "الہیات کے ترشے ہوئے لات و منات" باقی رہیں۔ اس طرح علامہ اقبال فروعی مسائل سے توجہ ہٹا کر حقیقی مسائلِ حیات کی جانب توجہ منعطف کرا رہے ہیں۔

تاہم ڈاکٹر نذیر یوسف کی کتاب فائدے سے خالی نہیں۔ اقبالیات کے طالب علموں کے لیے مفید ہے، کاش کہ اس میں کتابت کی بہت زیادہ غلطیاں نہ ہوتیں۔ نہ صرف مؤلف کی تحریر میں اغلاط رہ گئی ہیں بلکہ علامہ کے اشعار نقل کرنے میں بھی ذمہ داری کا ثبوت نہیں دیا گیا۔ (اختر راہی)

حواشی

۱۔ دیکھیے: ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، اقبالیات پر نئی کتابیں (کتابیات: ۱۹۷۷ء - ۱۹۸۱ء) "اورینٹل کالج میگزین (لاہور)، اقبال نمبر (۱۹۸۱ء)۔ ص ۶۷ - ۱۰۴، ڈاکٹر محمد ریاض، کتاب شناسی اقبال، اسلام آباد: مرکز تحقیقاتِ فارسی ایران و پاکستان (۱۹۸۶ء)

۲۔ اردو شاعری میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذکر سے متعلق دیکھیے:

جوناتھن - ایس - ایڈلٹن Images of Jesus in the Lituratures of Pakistan، سہ ماہی The Muslim World (ہارٹ فورڈ)، بابت اپریل ۱۹۹۰ء، ص ۹۶-۱۰۶